نئے سال کی آمد پر قصور میں زینب نامی ایک معصوم گڑیا کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور بعد ازاں قتل کر کے لاش کو کچرے میں پھینک دیا گیا یہ سراسر انسانیت کی توہین تھی چاہئے تو یہ تھا کہ مجرم کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جاتی لیکن ایسا نہیں کیا گیا بلکہ اس پہ مستزاد یہ کہ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم کے فروغ کا شور اٹھایا گیا اور یہ تاثر دیا گیا کہ اگر پاکستانی تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم نہ دی گئی تو ایسے واقعات ہوتے رہیں گے۔

قصور سمیت ملک بھر میں ہونے والے واقعات کے بغور جائزہ لیں تو نظر آتا ہے کہ یہ سارے اغواء، زیادتی اور قتل کے کیسز ہیں یعنی فوجداری واقعات ہیں ان کی روک تھام پولیس اور انتظامیہ کے ذمے ہیں لیکن تکلیف دہ بات تو یہ ہے کہ ان کو ٹھیک کرنے کی بجائے کمال ہوشیاری سے ان کی ذمہ داری والدین اور تعلیمی اداروں پر ڈالی جارہی ہے ان سارے واقعات کا سیکس ایجوکیشن سے دور کا بھی تعلق نہیں لیکن مغربی فنڈنگ پر چلنے والی این جی اوز ان سب کی آڑ میں اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔

اسباب اور وجوہات اور سد باب

ذیل میں ہم انہی باتوں کا جائزہ لیں گے کہ جنسی تعلیم سے کیا مراد لی جارہی ہے اور پاکستان میں اس کے فروغ کے لئے کیوں اتنی کوششیں کی جارہی ہیں اور اسلام اس حوالے سے کیا راہنمائی کرتا ہے؟

یہاں پر یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ بچوں کی جنسی تعلیم دینا بذات خود معاشرے میں بگاڑ کا سبب بن سکتی ہے

اس سے کسی بگاڑ کا خاتمہ نہیں ہو سکتا وہ سارا کچھ جو بچے ٹیلی ویژن پر دیکھتے ہیں اسے سکول جا کر دہراتے ہیں جس سے دیگر بچے متاثر ہو کر وہی کام کرنا شروع کر دیتے ہیں کیا ہم نہیں جانتے کہ تعلیمی اداروں میں آئے روز مینہ بازار کا انعقاد ہوتا ہے ثقافتی شوز کے نام پر بچیوں کے ڈانس کروا جا رہے ہیں یہ سب عریانی کے اسباق ہی تو ہیں اسی لئے اوریا مقبول جان نے کہا تھا کہ بچوں میں جنسی تعلیم بے حیائی کے فروغ کا سبب بن سکتی ہے 31 دسمبر 2013 کو اپنے ایک بیان میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے جج جسٹس ایل نرسمہا ریڈی نے کہا کہ ہائی سکولز میں جنسی تعلیم دینے سے بچوں کے ذہنوں میں خرابی ہو رہی ہے ان کا مزید کہنا تھا کہ مشترکہ خاندان سسٹم ختم ہونے سے بچوں میں عدم تحفظ کا احساس پیدا ہو گیا ہے جبکہ اسلام ہرگز ایسا معاشرہ نہیں چاہتا جہاں انسانوں کی خواہشات کو بے لگام چھوڑ دیا گیا ہو بلکہ اسلام دین فطرت ہونے کے ناطے انسانوں کی فطری ضروریات کا خیال رکھتا ہے اور انہیں جائز طریقے سے پورا کرنے کا مکمل سامان اور راہنمائی فراہم کرتا ہے تاکہ معاشرے بے لگام گھوڑے پر سوار ہو کر اپنا اخلاقی وجود نہ کھو بیٹھے لیکن جیسے جیسے ہمارے معاشرے نے اسلام سے دوری اختیاری کر کے اہل مغرب کی اندھی تقلید شروع کی تو اپنی بنیاد بھی بھول بیٹھے اور روز بروز زوال کا شکار ہوئے اور ہمارے مقامی نام نہاد دانشوروں نے اس زوال کو مزید گہرا کرنے میں اپنا کردار خوب نبھایا ہے اگر غور سے دیکھا جائے تو مغرب کسی بھی چیز کو پردے میں رکھنے کا قائل نہیں شاید یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں مختصر لباس استعمال کیا جاتا ہے لیکن حیرت ہوتی ہے پاکستان کے نام نہاد دانشوروں پر جو کہتے ہیں کہ کم کپڑے پہننا فحاشی نہیں بلکہ کم کپڑے پہننے والوں کی زندگی میں مداخلت کرنا فحاشی ہے ایسا کہنا ہے فرنود عالم کا، اب جبکہ ان کی سوچوں کا معیار ہی ایسا ہے تو ان سے بحث بھینس کے آگے بین بجانے والی بات ہے۔

ایک نظر اُدھر بھی

پاکستان میں بچوں کو جنسی تعلیم دینے پر زور وہ لوگ دے رہے ہیں جو خود بچوں کی نازیبا ویڈیوز مہنگے داموں خریدتے ہیں ایسے ہی چلتے چلتے یورپ کا حال سنتے چلیے سابق برطانوی فٹبال کوچ بیری بینٹیل پر بچوں سے زیادتی کے 48 مقدمات درج ہیں اور اس پر اسے عدالتی کاروائی کا سامنا کرنا پڑا اسی طرح سابق فرنط انٹرنیشنل فٹ بالر صتیو میرلیٹ کو کم عمر لڑکے پر جنسی حملے کے الزام میں شامل تفتیش کیا گیا۔

برطانیہ جہاں تعلیمی اداروں میں سیکس ایجوکیشن دی جاتی ہے اسی ملک کے معتبر ترین نشریاتی ادارے کے نمائندے جمی سوائل کے مرنے کے بعد معلوم ہوا کہ مرنے والے نے اپنے کیریئر کے دوران 450 لوگوں بشمول بچوں سے جنسی زیادتی کی اسی طرح بی بی سی (BBC) اردو کی 19 اپریل 2017ء کی رپورٹ میں بتایا کہ یورپ اور جنوبی امریکہ کے حکام نے سوشل سائیٹ وٹس ایپ کے ذریعے بچوں کے جنسی استحصال پر مبنی تصاویر کو تقسیم کرنے والے نیٹ ورک کے درجنوں افراد کو گرفتار کیا ہے۔

بچوں کے جنسی استحصال کی تصاویر اور ویڈیوز کو انٹرنیٹ پر ڈالنے کے معاملے میں یورپ گلوبل ہب بن رہا ہے۔

اسی طرح بی بی سی اردو کی 3 اپریل 2017ء کی رپورٹ کے مطابق انٹرنیشنل واچ فاونڈیشن نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا کہ دنیا بھر میں غلط استعمال والے مواد کا 60 فیصد اب یورپ میں پایا جاتا ہے جو کہ پہلے کے مقابلے میں 19 فیصد زیادہ ہے اور یورپی ممالک میں غیر قانونی مواد ڈالنے کے معاملے میں نیدر لینڈ سرفہرست ہے۔ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ پاکستانی تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم کے فروغ کا شور بھی یہی

یورپ اٹھا رہا ہے جس سے ان کے مقاصد کی صاف سمجھ آرہی ہے لہذا پاکستانی قوم خبردار رہے کہ اہل یورپ ہرگز پاکستانی قوم اور معاشرے کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔

مذکورہ بالا مثالیں ان مغربی ممالک سے لی گئی ہیں جہاں سیکس ایجوکیشن نصاب کا حصہ ہے لیکن لاکھوں واقعات میں سے چند ایک کا ذکر کر کے یہ بتانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ خود ان ممالک میں بھی بچوں سے زیادتی کے واقعات رکے نہیں اس کے باوجود اس نصاب کو پاکستانی تعلیمی اداروں میں رائج کرنے کا مقصد بچوں کو قبل از وقت بالغ بنانے، ان کو جنسی بے راہ روی کی طرف لے جانے اور معاشرے میں انارکی پھیلانے کے علاوہ کچھ نہیں۔

این جی اوز کی چالبازیاں

پاکستان میں موجود این جی اوز (NGO) اور ان کے ہرکارے چند ایسے فرضی سوالات کی مدد سے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں جن سے انہیں پاکستان میں جنسی تعلیم کے فروغ کی حمایت دستیاب ہوتی ہے انہی سوالات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اگر بچے آپ سے پوچھیں کہ "بچے کہاں سے آتے ہیں"؟ تو آپ ان کو میاں بیوی کے تعلقات اور اس کے بعد کا سارا پروسیجر مکمل تفصیل سے بتا سکتے ہیں اسی طرح بچہ اگر پوچھے کہ سپرم اور انڈہ اکٹھے کیسے ہوتے ہیں تو انہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے

کوئی ان سے پوچھے کہ ایک بچہ یہ ہی کیوں پوچھے گا کہ بچے کہاں سے آتے ہیں ؟اور اسے کیا خبر کہ سپرم اور انڈہ کیا ہوتے ہیں ؟اور اگر وہ پوچھ ہی لے تو اسے چھوٹی عمر میں میاں بیوی کے تعلقات سمجھانے کی کیا ضرورت ہے بھلا ؟وقت سے پہلے بچوں کو بالغ کرنا کہاں کی دانشمندی ہے

اسی طرح غیر ملکی فنڈنگ پر چلنے والی این جی اوز جس جنسی تعلیم کا پرچار کرتی ہیں اس کا ایک پوائنٹ یہ بھی ہے کہ بچوں کو بتایا جائے کہ سیکس صرف خود لذت حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ اپنے ساتھی کو بھی لذت دینا ہے اب آپ ہی بتائیے کہ یہ بداخلاقی سے بچانے کی تعلیم ہے یا فحاشی کی، اسلام اسی تعلیم کے کبھی بھی حق میں نہیں رہا۔

مغربی ممالک میں رائج جنسی تعلیم

اب آئیے اہل مغرب کے ہاں رائج جنسی تعلیم کے سلیبس پر ایک نظر ڈالتے ہیں

انٹرنیٹ سے پوچھا گیا تو وکی پیڈیا نے سیکس ایجوکیشن کی تعریف کچھ یوں کی

Sexeducation is instruction on issues relating to human sexuality

یہاں پر آگاہی کی بجائے ہدایات کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کے دیگر اجزاء یا مکمل پروگرام میں جو چیزیں شامل ہیں وہ یہ ہیں:

Humansexual anatomy

Sexual reproduction

Sexual activity

Age of consent

Reproductive health

Reproductive rights

Safe Sex

Birth control

Sexual abstinence

ان موضوعات کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان کا بچوں کے اغواء زیادتی اور قتل جیسے برے واقعات سے کوئی تعلق نہیں تو پھر سیکس ایجوکیشن کے لئے اتنا واویلا کیوں ؟اس سارے سلیبس میں تو جنسی عمل قائم کرنا، خود لذت لینا، دوسرے کو لذت دینا، اس سارے عمل میں بیماریوں سے بچنا اور محفوظ جنسی ملاپ کے طریقے بیان کئے گئے ہیں اور ان کی تربیت دی گئی ہے۔

ایک نظر اپنے معاشرے

پاکستانی تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم کے لئے تڑپنے والی این جی اوز سے سوال کیا جانا چاہئیے کہ یہ سب کیا ہے اور بچوں کو اس سب تربیت کا فراہم کیا جانا کیوں ضروری ہے ؟اور کیا یہ سب فطری ہے ؟ ہرگز فطری نہیں یاد رکھئیے اہل مغرب اور سیکس ایجوکیشن کے لیے تڑپنے والے دراصل فطرت کی نادیدہ قوتوں سے برسرپیکار ہیں اور آپ کو تو معلوم ہی ہوگا کہ فطرت سے برسرپیکار ہونے کا مطلب اپنی موت کو دعوت دینا ہے یہی وجہ ہے کہ یورپ اور امریکہ صرف سی وجہ سے اپنا خاندانی نظام تباہ کر چکے ہیں اور اب انڈیا کا سماج دہائی دے رہا ہے کہ ہائی سکولز میں جنسی تعلیم کے نتائج کے طور پر بچے خاندان سے دور ہو رہے ہیں

پاکستان اس وقت جنسی ادویات کے سمگلروں کے لئے ایک بڑی مارکیٹ بن چکا ہے اور 2015-16 کی ایک رپورٹ کے مطابق اس وقت پاکستان میں اندازاً 8 بلین امریکی ڈالر کی جعلی ادویات فروخت ہو رہی ہیں کہیں ایسا تو نہیں کہ امریکہ اور اس جیسے ممالک پاکستان میں اپنی انہی ادویات کی فروخت بڑھانے کے لئے جنسی تعلیم پر زور دے رہے ہیں تاکہ جہاں ایک طرف خاندان تباہ ہوں وہیں دوسری طرف ان کی ادویات کی خوب فروخت بڑھے کیونکہ وطن عزیز پاکستان میں جنسی ادویات کا استعمال نوجوان نسل میں ایک نشے کی طرح پھیل چکا ہے اور اسے بیچنے والے اپنے مفاد کی خاطر کبھی بھی ان کے مضر صحت ہونے کا نہیں بتائیں گے۔

ہم نے مغربی جنسی نظریے کا جائزہ لیا اب آئیے! اسلامی جنسی نظریے کا بھی جائزہ لیتے ہیں۔

جنسی خواہش ایک فطری اور پاکیزہ جذبہ ہے جنس کے خالق نے جنسی معاملات میں جو راہنمائی کی ہے وہ نہ صرف کافی ہے بلکہ فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق ہے اور اس راہنمائی کی مُروجہ علوم کے پس منظر میں مزید تشریح کی جا سکتی ہے اور کی جانی بھی چاہئیے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ اکثر مسلم ماہرین جنسیات بھی قرآن و حدیث کی ان تعلیمات کو یکسر نظر انداز کر کے مغربی ماہرین جنسیات کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں ایک مسلم اکثریت معاشرے میں قرآن و حدیث سے ہٹ کر جنسی تعلیم دینے سے جنسی انارکی، کنفیوزن اور فحاشی تو پھیل سکتی ہے لیکن شادی شدہ لوگوں کی آسودگی اور غیر شدہ لوگوں کی تربیت کا باعث نہیں بن سکتی جبکہ یہی تعلیم ایک غیر مسلم معاشرے میں غیر مسلموں کے لئے مفید قرار پاتی ہے پس

اس بات کو سمجھنے کی اشد ضرورت ہے کہ جنسی تعلیم کا جو نصاب ایک غیر مسلم معاشرے کے لیے سود مند ہے وہی نصاب مسلم معاشرے کے لیے بہت خطرناک ہے کیونکہ اہل مغرب کسی بھی چیز کو پردے میں رکھنے کے قائل نہیں جبکہ اسلام نے ہر چیز کو اس کی درست جگہ پر رکھا ہے کہ جہاں اسے ہونا چاہئیے تھا

جنس کے خالق نے جنسی ضروریات کے جائز طریقے اور ضابطے بھی فراہم کئے ہیں اور ان سے انحراف کی صورت میں سورہ نور کی شکل میں تنبیہہ بھی کی ہے

ذرا دیکھئے تو اللہ نے کیا الفاظ استعمال کئے

سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

سورہ نور 01

کہ یہ احکام ہم نے نازل کئے ہیں اور ہم نے ہی فرض بھی کئے ہیں یعنی یہ سفارشات نہیں کہ جی چاہا تو مان لیا اور جی نہ مانا تو رد کر دیا بلکہ یہ فرض ہیں کہ خالق کے مقرر کردہ جنسی ضابطوں سے انحراف کی شکل میں یہ سزائیں دی جانی فرض ہیں اور آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجئے جب تک یہ سزائیں نافذ العمل رہیں تب تک اسلامی معاشرے امن و سکون کی مثالیں بنے رہے اور آج کے جدید تہذیبی معاشرے میں مغربی ممالک انہی سزاوں کو ختم کرنے کے درپے ہیں تاکہ مسلم معاشرے انارکی و انتشار کا شکار ہو جائیں۔

بچوں کو جنسی تعلیم و تربیت کب دی جائے؟

ایک مسلم معاشرے میں بچوں کو جنسی تعلیم اس قدر کھول کر نہیں دی جاتی کہ وہ قبل از وقت بالغ نہ ہو جائے اگر کسی بچے میں درج ذیل نشانیاں پائی جائیں تو اس پر فوری توجہ دی جانے کی ضرورت ہے۔

بچہ خاموش اور سہما ہوا دکھائی دے، یا جسم میں درد کی شکایت کرے، یا بڑوں سے ڈر رہا ہو، یا نظریں نیچی کر کے بات کرے، یا سکول سے چھٹی کے وقت سہم جاتا ہو، یا اپنے والدین یا رشہ داروں کے ساتھ کمفرٹیبل محسوس نہ کرے گزشتہ ادوار میں مسلم معاشروں کا سب سے بڑلدمی اپنے فہم کی تشکیل محض عقل پر نہیں کرتا تھا بلکہ وہ اپنے فہم کی تشکیل میں الہامی ہدایت سے پورے طور پر فیض یاب ہوتا تھا اور اپنی عقل کو بھی بھرپور طریقے سے استعمال کرتا تھا اور یوں فہم نافع کی تشکیل کے بعد اپنی خواہشات کو اپنی فہم کے تابع رکھتا تھا۔

مسلم معاشروں کا المیہ ہے کہ انسان کے اندر موجود نفس کو اس درجے پر موضوع نہیں بنایا جس درجے پر موضوع بنانا ان کی سب سے بڑی ضرورت تھی

نفس کے دو شاخیں (دو ڈومینز) ہیں ایک ڈومین ہے طبیعت دوسرا ڈومین ہے شعور۔

طبیعت مزے اور لذت کے اصول کے مطابق چلتی ہے یعنی طبیعت خواہش کیساتھ ہوتی ہے جبکہ شعور اچھے اور برے صحیح اور غلط نافع یا نقصان دہ کو پرکھتا ہے

جب طبیعت کا میلان شعور پر غالب آجائے تو اخلاق رذیلہ پیدا ہوتے ہیں لیکن جب شعور طبیعت کو اپنی تحویل میں لے تو اعلی اخلاق پیدا ہوتے ہیں

دین کی اصطلاح میں نفس کے غلبے سے مراد ہمارے اندر ہماری طبیعت کا غالب آجانا اور اپنی فطرت سے دور نکل جانا ہے۔

دین اسلام میں انسانی تربیت کے بڑے مقاصد میں سے ایک بہت بڑا مقصد یہ ہے کہ تربیت کے نتیجے میں ایک ایسا انسان تیار ہو جائے جو اپنے نفس پر غالب رہے اس سے مغلوب نہ ہو لیکن اس کے لئے طبیعت کا

میلان اور نفس کی صورت اور شعور کی تیاری سمجھنا بہت ضروری ہے اور نفسیات جسے ہم مغرب کی اصلاح میں وضاحت کررہے ہیں اسے اپنے اندازو اصلاح میں بیان کرنا ہوگا۔ قصور واقعہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے ایسے واقعات بے شمار پہلے بھی ہو چکے ہیں قصور واقعہ کے نتیجے میں ایک بحث شروع ہوئی ہے جس کی نوعیت اچانک چھا جانے والی ہے اس کے پیچھے علمیت کی شدید کمی ہے جبکہ ضرورت اس بات کی ہے ہم رد عمل کی نفسیات کا شکار ہوئے بغیر اپنے پیراڈائم (دائرہ کار) میں رہتے ہوئے علمیت کی بنیاد پر اس کا تجزیہ کریں اور حل تلاش کریں۔